منقبت

جہاں کو اختیارِ کُن دکھا دیا حسینؑ نے
بلا کے دشت کو جناں بنا دیا حسینؑ نے

لہو سے اہلِ عشق کے سجا کے دین کا نصیب
میانِ دشتِ کربلا جگا کے دین کا نصیب
منافقوں کو قبر میں سُلا دیا حسینؑ نے

کریمی اس کے سامنے ادب سے سر جھکاتی ہے
رحیمی اس کے در کے پھیرے آ کے خود لگاتی ہے
عمل سے یہ جہان کو بتا دیا حسینؑ نے

نظر سے تیری تیغِ لافتیٰ کچھ اس طرح چلی
تھی کربلا میں دم بخود اجل بھی خود کھڑی ہوئی
ہے رن میں شیرِ حیدری بتا دیا حسینؑ نے

نہا نہا کے خون میں مگن مگن خوشی خوشی
بلائیں لے کے دشت میں خود اُس پہ موت مر مِٹی
کچھ اِس طرح حیات کو سجا دیا حسینؑ نے

وہ جس نے ظلم و جور کی جہاں کو اِک مثال دی
خدائی جس کے نام سے پناہ مانگنے لگی
جہاں سے اُس یزید کو مٹا دیا حسینؑ نے

غضب کی دھوم دھام ہے زمین و آسمان میں
کٹا کے سر کو دیں کا قد بڑھا دیا جہان میں
جہاں میں شورِ اللہ ہو مچا دیا حسینؑ نے

ملے شفا مریض کو جہاں بِنا دوائی کے
وہ جس کے در سے فائدہ خدا کی کُل خدائی لے
زمیں پہ ایسا آستاں بنا دیا حسینؑ نے

خدا کے بندے بن کے سب رہیں گے اس جہان میں
خدا کا نام گونجے گا اب حشر تک اذان میں
خدا سے وعدہ جو کیا نبھا دیا حسینؑ نے

وہ نام جو کہ ہر ولائی تیر کا شکار ہے
وہ نام جس پہ صبح اور شام بے شمار ہے
یزید تیرا نام وہ بنا دیا حسینؑ نے

خدا کا نام حشر تک جہاں میں جگمگائے گا
خدا کا نور تا ابد اُجالے ہی لٹائے گا
مٹا کے کفر کا نشاں بتا دیا حسینؑ نے

نبی کے راز جانتا ہے یہ خدا کے راز بھی
یہ جہاں بنا یہ محسنِ نماز بھی
ہے کعبے کی یہ قبلہ گاہ بتا دیا حسینؑ نے

برس رہی تھی رحمتیں اجالے میزبان تھے
ملک تھے جس قدر وہاں وہ مجھ پہ مہربان تھے
میری لحد میں وہ سماں بنا دیا حسینؑ نے

خدا کو چاہنے کا مختلف ہنر سکھا دیا
عبادتوں کی فکر کو بلند مرتبہ دیا
سناں پہ آیتوں کو جب سُنا دیا حسینؑ نے

جو پی کے جام موت کا حیات بانٹتا رہا
اندھیرے ظلم و جور کے جو بڑھ کے چھانٹتا رہا
سناں سے حق کا راستہ دکھا دیا حسینؑ نے

خدا بھی اپنے حق میں جس کے پاس سے گواہ لے
خدا کا دین آ کے جس کے سائے میں پناہ لے
زمیں پہ ایسا مدرِسہ بنا دیا حسینؑ نے

قدم کی آہٹوں سے جس کی کفر تھرتھراتا ہے
وہ جس کا نام سن کے خود ستم بھی مُنہ چھپاتا ہے
جہاں میں حق کا رُعب وہ جما دیا حسینؑ نے

ستم سے ہو کے روبرو کچھ اس طرح لڑائی کی
ہر ایک بد قماش کی جہان سے صفائی کی
طمانچہ رخ پہ ظلم کے لگا دیا حسینؑ نے

جو کفر کے تھے سرغنہ جو لائقِ عذاب تھے
تھے جن کے شجرے بدنما حسب نسب خراب تھے
کفن سبھی کو موت کا اوڑھا دیا حسینؑ نے

بلند دو جہان میں اسی کے سر کا تاج ہے
تمام عالمین پہ فقط اسی کا راج ہے
بنا کے حُر کو جنتی بتا دیا حسینؑ نے

ملک کو بال و پر دیے تو حر کو بخش دی جناں
سخی ہے ایسا کوئی دو جہان میں بھلا کہاں
سبھی کی حیثیت سے ہی سوا دیا حسینؑ نے

سوالِ بیعتِ یزید ہو کے جنگ دو بدو
زبان کی ہو گفتگو کہ تیغ کی ہو گفتگو
جواب ہر سوال کا کھرا دیا حسینؑ نے

بتاؤں ان کا اختیار اور کیا بھلا مقام
یہی نبی کے جانشیں یہی ولی یہی امام
بچا کے دیں کی آبرو بتا دیا حسینؑ نے

کرم کیا سِکھا دیا کمال یہ مزید اُنہیں
جو جانثار ساتھ تھے بنا دیا شہید اُنہیں
اجل کو یوں حیات میں سما دیا حسینؑ نے

چمن چمن کلی کلی نگر نگر گلی گلی
مہ و نجوم خشک و تر ہیں جتنے انبیاء ولی
سبھی کو اپنا مدح خواں بنا دیا حسینؑ نے

میری جبیں کو چوم کر میرے قلم کو چوم کر
یہ معجزے سے کم نہیں کہا یہ حرؑ نے جھوم کر
تجھے بھی اشترؒ وِلا بنا دیا حسینؑ نے